بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

پاکستان کے مرکزی شہر کراچی میں ڈان آف اسلام فلم کا اردو ترجمہ "فجر اسلام" سے دکھایا جا رہا ہے جس میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عہد رسالت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اور کچھ بزعم خویش دانشور اس کے مطابق اسلام ہونے کا فتویٰ بھی دے رہے ہیں۔ جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے۔ مسلمانوں کی غیرت، حمیت کا جنازہ اٹھ جانے پر جتنا بھی ماتم کیا جائے۔ تو کم ہے۔ کہ اس طرح شرمناک جسارت کو ایک اسلامی ملک میں کس طرح گوارا کیا جا رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کی غیرت اب اتنی مردہ ہو چکی ہے۔ کہ آقائے دو جہاں سرور کائنات علیہ السلام اور ان کے مقدس رفقاء صحابہ کرام رضی اور اہل بیت کی عصمت اور ناموس کی اس طرح کھلے بندوں تضحیک و توہین پر بھی انہیں جھنجھوڑنا پڑے گا۔

آج سے چند سال قبل انگریز کے عہد نامسعود میں صورت رخ کے نام پر کوئی فلم جس غیور و جسور قوم کے افراد کو گوارا نہ ہو سکی۔ آج وہ قوم فواحش اور بے حیائی کے ان فلمی پردوں پر عہد رسالت کے نقشے دیکھنے پر بھی خاموش ہے۔ بے حیا یافتہ ننگ شرافت ننگی عورتوں اور مردوں کے لیے مخصوص ہیں۔ اس فلم کے حامی کہہ سکتے ہیں کہ کسی مقدس شخصیت کا سراپا تک بھی فلم میں نہیں آنے دیا گیا۔

مگر عہد رسالت کے دو بیان شارہ صحابہ کرام اور اہل بیت کے علاوہ اور کون تھے جو کفر اور باطل سے برسر پیکار رہتے۔ اور کفر کے مقابل حق کی نشانی تھے۔ کیا عہد رسالت کو ہم حضور نبی کریم صحابہ اور اہل بیت سے الگ کر کے اس کا تصور بھی کر سکتے ہیں۔؟

فلمی دنیا تماش بینی اور تفریح کی دنیا ہے۔ اس کے تماشے دراصل نقال، بہروپئے اور سوانگ رچانے والے لوگ ہوتے ہیں۔ کیا مقدس ہستیوں کی ذات پاک بھی اب بہروپیوں اور سوانگ بھرنے والوں کے دست ستم سے محفوظ نہ رہے گی۔ بیشک اس سے بڑھ کر دین اور اقدار دین سے تلاعب اور تمسخر نہیں ہو سکتا۔ حضور اور عہد صحابہ کو کھیل تماشہ بنانے والوں کے بارہ میں قرآن نے کہا تھا۔ ولئن سألتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل ابالله وآياته ورسوله كنتم تستهزءون۔ کیا تم نے اب اللہ اس کی آیات اور اس کے رسول کو کھیل تماشے کی چیز بنا لیا ہے۔؟

جس ذات پاک کی عظمت و تقدیس کے ترانے قرآن نے گائے جس ذات قدسی صفات کی

عظمت و شان خداوندی کے زمزموں سے قرآن لبریز ہے۔ اور جس ذات پاک نے اپنے رفقاء اور صحابہ کو نشانۂ تضحیک و تلاعب بنانے والوں کو سخت سے سخت وعیدیں سنائیں۔ اور کہا کہ جس نے انہیں نشانہ (غرضاً) بنایا اور اذیت دی۔ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی، جن ذات کے اہل بیت کی تطہیر اور تقدیس قرآن نے فرمائی۔ آج وہی ذات اور وہی جماعت ہماری عیش پرست طبیعتوں کے ہاتھوں فلمی پردوں کی "زینت" بنائی جا رہی ہے۔

محمد عربی کے نام نہاد نام لیواؤ ...! آج تم نے چند خود باختہ نام نہاد مسلمان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی یہ حرکت ٹھنڈے پیٹ برداشت کر لی۔ جو کہ مسلمان نہیں بلکہ ملت کے اجماعی عقیدہ کی بنا پر قطعی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ تو کیا کل صوفیہ لورین اور لز ٹیلر کے روپ میں اپنی مقدس ماؤں حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ کے بہروپ کو برداشت نہیں کروگے؟ اور کیا تم اب نبی عربی آقائے دوعالم علیہ السلام اور ان کے صحابہ ابوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے کردار اور پاکیزہ زندگی کو بھی ہالی وڈ کی غلاظتوں سے الگ رہ کر نہیں پا سکتے ہو؟ جو لوگ آج ایسی فلموں کی نمائش پر نہ صرف خاموش ہیں بلکہ اسکی وکالت بھی کر رہے ہیں۔ اگر ان کے اخلاق اور غیرت کا جنازہ بالکل نہیں اٹھا اور آنکھوں میں کچھ بھی نمی باقی ہے۔ تو خدارا وہ سوچ کر بتائیں کہ کیا انہیں اپنی ماؤں بہنوں اور اپنے باپ دادا کا ایسا کوئی سوانگ رچانا گوارا ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں تو عالم انسانیت کی آبرو کائنات کی جان مسلمانوں کے سب سے بڑھ کر رحیم و شفیق باپ حضور خاتم النبیین علیہ السلام اور ان کے رفقاء کرام اہل بیت کی تقدیس اس طرح برسر عام پامال ہونے پر وہ کیوں ٹس سے مس نہیں ہوتے ہیں۔

ہمیں موجودہ حکومت کے رویہ سے نہ صرف شکایت ہے۔ بلکہ ہم شدید احتجاج بھی کرتے ہیں۔

کہ جب قومی اسمبلی میں مسلمانوں کے معتمد علماء نے اس مسئلہ کو اٹھانا چاہا تو حکومت کی طرف سے انتہائی بے اعتنائی کے ساتھ اسے ٹالا گیا۔ اور اس فلم کے بارہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تحریک التواء کا سوال زیر بحث آنے پر محترم وزیر قانون نے تو یہاں تک نکتہ بافی کی کہ اگر خواہش ہو تو یہ فلم ارکان اسمبلی کو بھی دکھا دی جائے گی۔ اور اگر انہیں اعتراض ہوا تو تب اس بارہ میں قدم اٹھایا جائے گا۔

کیا ایسی قطعی اور صریح غیر اسلامی باتوں پر بھی اب اسمبلی کی اکثریت سے استصواب کرایا جائے گا ... یہ حالات، اور قوم کی یہ بے حسی قیامت کبریٰ کی علامت تو ہے ہی مگر اس سے پہلے ہماری قومی زندگی کے لئے بھی بہت بڑی قیامت کی غمازی کرتی ہے۔